اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کی اجازت دینا شیطان مردود کے لیے ایک دروازہ کھول دینا ہے اور مسلمانوں خاص کرنادار مسلمانوں کو سخت مصیبت میں ڈال دینا ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ ہم کو صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رکھے۔'' [احکام شریعت]

تیجے کی دلیل: (۱) فریق مخالف کا بیان ہے کہ: ''جب رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم کی وفات ہوئی تو تیسرے دن ابوذر غفاریؓ نے کھجوریں، دودھ اور جو کی روٹی آپ ﷺ کے سامنے رکھی اور آپ نے ان پر سورہ فاتحہ اور ﴿قل هو الله أحد ۞﴾ پڑھ کر دعا فرمائی اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس کو لوگوں میں تقسیم کردو۔ اور ارشاد فرمایا کہ ان اشیاء کا ثواب میرے لخت جگر ابراہیم کو پہنچے۔''

اس روایت سے تیجا بھی ثابت ہوا اور کھانا سامنے رکھ ختم شریف پڑھنے کا ثبوت بھی ملا۔ اور یہ بھی خود فریق مخالف کا بیان ہے کہ یہ روایت حضرت ملا علی قاریؒ نے کتاب ''اوز جندی'' میں تحریر فرمائی ہے۔

الجواب: مولانا عبدالحی لکھنویؒ لکھتے ہیں: ''نہ کتابِ اوز جندی از تصانیف ملا علی قاری است، ونہ روایت مذکور صحیح ومعتبر است، بلکہ موضوع وباطل، بر اں اعتماد نشاید در کتب حدیث نشانے از ہیچو روایت یافتہ نمے شود۔'' [مجموعہ فتاویٰ]

(۲) مفتی احمد یار خان صاحب لکھتے ہیں: انوار ساطعه ص ۱۴۵ اور حاشیہ خزانة الروایات میں ہے کہ ''حضور علیہ السلام نے امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے لیے تیسرے، ساتویں اور چالیسویں دن اور چھ ماہ اور سال کے بعد صدقہ دیا۔'' یہ روایت تیجہ، ششماہی اور برسی کی اصل ہے۔ [بلفظہ از جاء الحق]

الجواب: مفتی صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ ایسی موضوع اور جعلی روایات سے شرعی مسائل حل نہیں ہوتے۔ حدیث نبوی جب بھی پیش ہو تو سند کے ساتھ ہونا چاہیے یا معتبر حضرات محدثین کرام سے تصحیح کی وضاحت ہونا چاہیے۔ محض روایات یا حدیث کا نام لینا ہرگز کفایت نہیں کرتا۔

(۳) عوام الناس میں جمعرات کے دن صدقہ وخیرات کرنے کی بھی ایک رسم جاری ہے۔ اس کی بھی شریعت میں کوئی اصل نہیں۔ کسی نے خان صاحب بریلوی سے سوال کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں درخت پر شہید مرد ہیں اور فلانے طاق میں شہید مرد رہتے ہیں۔ اس درخت اور اس طاق کے پاس جا کر جمعرات فاتحہ شیرینی اور چاول وغیرہ پر دلاتے ہیں...... خان صاحب جواباً تحریر فرماتے ہیں: ''یہ سب واہیات وخرافات اور جاہلانہ حماقات وبطالات ہیں۔ ان کا ازالہ لازم ہے۔ ﴿ماأنزل الله بها من سلطان﴾ [سورة یوسف ۴۰، النجم ۲۳، بلفظہ احکام شریعت]